8
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم منگل
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۲۰ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۴ امان ۱۳۵۴ ہش ۔ ۴ مارچ ۱۹۷۵ء | نمبر ۵۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴۔ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل بہت تکلیف رہی

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی تشویشناک حالت اور درخواستِ دعا

ربوہ ۴۔ امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی حالت تا حال بہت تشویشناک ہے۔ آپ کی حالت کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری اطلاع یہ ہے کہ:۔

"کل بخار بہت تیز ہوگیا اور تنفس کی حالت بھی بگڑ گئی۔ حالت تشویشناک ہے"

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نِری دُعا ہی کافی نہیں بلکہ اسکے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رِقّت اور درد ساتھ ہو

جب تک دُعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں دُعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی

"نماز کیا ہے؟ یہ ایک دُعا ہے جس میں پُورا درد اور سوزش ہو۔ اِسی لئے اس کا نام صلوٰۃ ہے کیونکہ سوزش اور رِقّت اور درد سے طلب کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بد ارادوں اور بُرے جذبات کو اندر سے دُور کرے اور پاک محبّت اس کی جگہ اپنے فیضِ عام کے ماتحت پیدا کر دے۔

صلوٰۃ کا لفظ اِس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دُعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رِقّت اور درد ساتھ ہو۔ خُدا تعالیٰ کسی دُعا کو نہیں سُنتا جب تک دُعا کرنیوالا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دُعا مانگنا ایک مُشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دُعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوا اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنّی کرتے ہیں اور مایوس ہوکر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جب تک دُعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دُعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۹)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کی ضرورت

مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام میں اب صرف دو ماہ کا عرصہ باقی ہے لیکن جماعتوں کے مالی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ کثیر تعداد ایسی جماعتوں کی ہے جنہوں نے بمشکل اپنے بجٹ کا ۲/۳ حصہ پورا کیا ہے پس ضروری ہے کہ عہدیدار اصحاب اپنی تمام توجہ کے ساتھ لازمی چندوں کی فراہمی کا انتظام فرماویں اور انہیں بروقت داخلِ خزانہ کرکے اپنی ذمّہ داری سے سبکدوش ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ..... آپ جتنی زیادہ تسبیح و تحمید کریں گے اور اپنے محسن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جتنا زیادہ درود پڑھیں گے اتنے ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے..... اس کی جو برکات ہمارے لئے مقدّر ہیں اور ان برکات کے حصول کے لئے جس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ قربانیاں ہمیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۳ء)

عہدیدار اصحاب سے گزارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو پیشِ نظر رکھیں اور لازمی چندہ جات کی فراہمی کے لئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۴ ماہ امان ۱۳۵۴ ہجری شمسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحیدِ کامل اور اس کا ایک خاص پہلو

تمام دیگر ادیان پر اسلام کو ایک یہ نہایت مہتم بالشان لازوال فضیلت بھی حاصل ہے کہ اسلام اور صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے توحید کامل کو دنیا میں پیش کیا اور نہ صرف پیش کیا بلکہ اپنے ماننے والوں کے ذہنوں میں اسے ایسا راسخ کیا کہ ہر نوع کے شرک کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے ماننے والے توحید کے قائل ہونے کے باوجود کسی نہ کسی نوع کے شرک میں مبتلا ہوئے بغیر نہ رہے حتیٰ کہ عیسائیوں نے تو خود مسیح علیہ السلام اور روح القدس کو خدا کی خدائی میں شریک کر کے تین خداؤں کی پرستش شروع کر دی۔ برخلاف اس کے اسلام نے جو خالص اور چمکتی ہوئی توحید دنیا میں پیش کی تھی وہ جوں کی توں چودہ سو سال سے قائم چلی آرہی ہے۔ مسلمانوں میں ہزار برائیاں در آئیں لیکن شرک کی لعنت راہ نہیں پا سکی۔

یہ ایک ایسی مبرہن حقیقت اور روشن صداقت ہے جس کا خود مغربی دانشوروں کو بھی اعتراف کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ مشہور مورخ ولیم ایڈورڈ ہارٹ پول لیکی نے اپنی کتاب "ہسٹری آف یورپین مورلز" میں تاریخ کے دو لاینحل عقدوں میں سے ایک عقدہ اس امر کو قرار دیا ہے کہ اسلام کا پیش کردہ نظریۂ توحید ہر زمانہ میں شرک کی آمیزش سے بکلّی پاک رہا جبکہ دوسرے مذاہب کا پیش کردہ نظریۂ توحید شرک کی آمیزش سے ملوث ہوتا چلا گیا اور دیوی دیوتاؤں یا مذہبی اوتاروں کی پوجا کسی نہ کسی شکل میں ان کے نظریۂ توحید میں داخل ہوتی چلی گئی، دنیا کی وسیع آبادیوں نے اسلام قبول کیا لیکن مرور زمانہ کے باعث مشرکانہ رجحانات ان میں پیدا نہیں ہوئے اور نسلاً بعد نسلٍ وہ توحید خالص پر سختی سے کاربند رہیں۔ لیکی نے لکھا ہے کہ یہ ایک ایسا عقدہ ہے جسے ہم پورے طور پر حل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

جب ہم اسلام کی اس فضیلت پر کہ اس میں شرک راہ نہیں پا سکا غور کرتے ہیں تو اس کی جہاں ایک وجہ یہ ہے کہ اسلام نے توحید کا جو تصوّر یا نظریہ پیش کیا ہے وہ دیگر مذاہب کے پیشکردہ نظریہ کے مقابلہ میں ہر لحاظ سے کامل مکمل اور اکمل ہے، اس میں شرک فی الذات ہی نہیں بلکہ شرک فی الصفات اور شرک فی الافعال کی پوری پوری نفی شامل ہے وہاں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کے پیشکردہ نظریۂ توحید میں بنیادی طور پر یہ امر بھی شامل ہے کہ انسان غایت درجہ کی محبت صرف اور صرف اُس ہستی کے ساتھ خاص کرے جو اپنی ذات، اپنی صفات اور اپنے افعال میں واحد ہی نہیں بلکہ احد یعنی اکیلا ہے کوئی نہ اُس جیسا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ بغیر محبّت ذاتی کے زبان سے محض توحید کا اقرار بے معنی ہے۔ توحید پر ایمان متحقق ہی اُس وقت ہوتا ہے جب انسان غایت درجہ کی محبت کو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص کر دے۔ چنانچہ اسلام نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو اِلٰہ قرار دے کر ہر مسلمان کے لئے یہ لازمی ٹھہرایا ہے کہ وہ غایت درجہ کی محبت بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی سے نہ کرے دوسروں سے جو محبت کی جائے وہ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں ہو کر ہو نہ کہ براہ راست کیونکہ اِلٰہ کہتے ہی اُس محبوب کو ہیں جس کے ساتھ محبت اس نقطۂ عروج پر پہنچی ہوئی ہو کہ محبت کرنے والا اُس کی پرستش کرنے لگے۔ اسلام نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کر اس امکان کو ہی کالعدم کر دیا کہ ایک مسلمان اللہ کے سوا کسی اَور سے ایسی محبت کرے کہ اُس کی پرستش کرنے لگے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مشرکوں اور مومنوں کے باہمی فرق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (البقرہ آیت ۱۶۶)

ترجمہ:۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ (میں) سے (اللہ کے) ہمسر بناتے ہیں۔ وہ اُن سے اللہ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں۔ اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

پس اسلام نے توحید کا جو نظریہ پیش کیا ہے وہ ہر لحاظ سے کامل ہے۔ اس کی رُو سے ایک حقیقی مسلمان اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ سب سے زیادہ محبت جس کے زیر اثر انسان محبوب کی پرستش کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے صرف اور صرف اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور کوئی نہیں جس کے ساتھ ایسی انتہا درجہ کی محبت کی جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ توحید باری تعالیٰ اور محبتِ الٰہی لازم و ملزوم ہیں۔ ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ محبتِ الٰہی کے بغیر توحید ناقص اور ادھوری ہے اور اسی طرح بغیر توحید کے محبت سراسر باطل اور گمراہی کی طرف لے جانے والی ہے۔ اسلام کے نظریۂ توحید کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ اس نے صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو اِلٰہ قرار دے کر غایت درجہ کی محبت کو اُسی کی ذاتِ واحد و احد کے ساتھ مختص کر دیا اور اس طرح شرک کے امکان کو معدوم کر ڈالا۔ چنانچہ اسلام کے نظریۂ توحید کی افضلیت اور اکملیت کے اس پہلو کو واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو! خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرارِ محض اُن برکات کو جذب نہیں کر سکتا جو اس اقرار اور اس کے لوازمات یعنی اعمالِ صالحہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ توحید اعلیٰ درجہ کی جُز ہے جو ایک سچے مسلمان اور ہر خدا ترس انسان کو اختیار کرنی چاہیئے۔ مگر توحید کی تکمیل کے لئے ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ محبتِ الٰہی ہے یعنی خدا سے محبّت کرنا۔

قرآن شریف کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدعا یہی ہے کہ خدا تعالےٰ جیسا وحدہٗ لاشریک ہے ایسا ہی محبّت کی رُو سے بھی اُس کو وحدہٗ لاشریک یقین کیا جاوے۔ اور کُل انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا اصل منشاء یہی رہا ہے۔ چنانچہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جیسے ایک طرف توحید کی تعلیم دیتا ہے توحید کی تکمیل (یعنی) محبّت کی ہدایت بھی کرتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے یہ ایک ایسا پیارا اور پُر معنی جملہ ہے کہ اس کی مانند ساری توراۃ اور انجیل میں نہیں۔ اور نہ دنیا کی کسی اَور کتاب نے کامل تعلیم دی ہے۔

اِلٰہ کے معنی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جاوے۔ گویا اسلام کی یہ اصل، محبّت کے مفہوم کو پورے اور کامل طور پر ادا کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ جو توحید بدوں محبت کے ہو وہ ناقص اور ادھوری ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۷)

توحید کامل کے اسلامی نظریہ کا یہ پہلو کہ غایت درجہ کی محبت الٰہی کے بغیر (جو محبوب کو پرستش کے لائق ٹھہراتی ہے) توحید کی تکمیل نہیں ہوتی ایک ایسا بنیادی پہلو ہے جو شرک کے امکان کو بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان کا یہ پختہ اعتقاد کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اَور سے ایسی غایت درجہ کی محبت نہیں کی جا سکتی کہ جس کے زیر اثر انسان اُس کا پرستار بن جائے اسے شرک کا مرتکب نہیں ہونے دیتا۔ دوسروں کے ساتھ اُس کی محبّت، محبّتِ الٰہی کے تابع ہوتی ہے اس لئے اس امر کا امکان ہی ختم ہو جاتا ہے کہ ایک مسلمان شرک کا مرتکب ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام دنیا کے جن ملکوں اور علاقوں اور جن قوموں میں پھیلا ان میں شرک کی طرف رجحان کبھی نہ پنپ سکا اور وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید پر سختی سے کاربند رہیں۔ برخلاف اسکے دوسری مواحد قومیں اور ملّتیں اپنے مذہبی پیشواؤں کو خدا کی خدائی میں شریک ٹھہرا کر شرک میں مبتلا ہوتی چلی گئیں یا انہوں نے بعض دوسری چیزوں کی پرستش شروع کر دی۔

یہ احساس کہ غایت درجہ کی محبّت کی مستحق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور اس بناء پر وہی پرستش کے لائق ہے اُس کے سوا اور کوئی اِلٰہ نہیں انسان کو شرک سے محفوظ رکھنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے اپنے متبعین میں اس احساس کو راسخ کیا ہے اور اس طرح شرک کے امکان کو کالعدم کر کے رکھ دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ کشمیر بھارت والوں کی نظر میں

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی ربوہ

گذشتہ ستائیس ۲۷ سال سے مسئلہ کشمیر کو بالکل صاف اور سیدھا ہونے کے باوجود بھارت کے حکمرانوں نے محض اپنی ہٹ دھرمی اور جھوٹے وقار کی خاطر ایسا الجھا رکھا ہے کہ برصغیر کا امن و سکون مفقود ہو چکا ہے۔ بات بالکل صاف ہے کہ بھارت نے خود یہ معاملہ یو۔ این۔ او میں پیش کیا تھا۔ اس کا گمان تھا کہ وہ اپنی چالاکیوں اور ہیرا پھیریوں سے اپنے حق میں فیصلہ لے لیگا۔ مگر وہاں پاکستان کے اس وقت کے وزیر خارجہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس مسئلہ سے متعلق پاکستان کا موقف ایسے رنگ میں پیش کیا کہ بھارت کو لینے کے دینے پڑ گئے اور وہ مجرم بنکر دنیا کے سامنے آ گیا۔ چنانچہ ایک بھارتی اخبار نے بیان کیا ہے کہ

"بھارت ۔ ۔ ۔ ۔ کشمیر کا سوال ایک مظلوم کی حیثیت میں سورکشا سبھا کے پاس لے گیا ۔ ۔ ۔ ۔ اسے وہاں بھی مجرم کے کٹہرہ میں کھڑا کر دیا گیا"۔ (آریہ گزٹ ۸ جولائی ۱۹۵۲ء)

یعنی:

"پاکستان کو جھوٹا ثابت کرنے کی بجائے ہند کی رسوائی ہوئی اور لینے کے دینے پڑ گئے۔ اور خود پھنسوں کو رہائی پانے کا راستہ ملنا مشکل ہو گیا"۔

(رسالہ نوجوان قیستان نومبر ۱۹۴۸ء)

اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں مجرم کو مجرم کے کٹہرہ میں ہی جگہ ملا کرتی ہے۔ بھارت اس معاملہ میں مجرم تھا۔ اس کی کوئی چالاکی اس کے کام نہ آ سکی اور وہ مجرموں کے کٹہرہ میں کھڑا کیا گیا اور لینے کے دینے پڑ گئے۔

آخر کافی لے دے کے بعد وہاں بین الاقوامی اور انصاف پر مبنی یہ اصول تسلیم کیا گیا کہ کشمیر کے اصل وارث کشمیر کے باشندے ہیں اور وہی اس کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں اور کشمیر کی موجودہ پوزیشن عارضی ہے۔ اصل فیصلہ وہاں کے باشندوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ بات وہاں ہندوستانی نمائندے نے بھی تسلیم کی اور یو این او کی قرارداد پر بھی دستخط کئے نیز اس وقت کے بھارتی سربراہ پنڈت نہرو نے بھی اس اصول کو تسلیم کیا اور تمام دنیا کے سامنے یہ عہد کیا کہ کشمیر کے باشندوں کو ان کا بنیادی انسانی حق ضرور دیا جائیگا۔ اور وہ آزادانہ رائے شماری کے ذریعہ ہندوستان یا پاکستان کے ساتھ اپنا الحاق کر سکیں گے۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی قیادت رنگ بدلتی چلی گئی اور جیسے جیسے کشمیر میں اس کے پاؤں جمتے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے وعدوں سے منحرف ہوتی چلے گئے اور آج ستائیس سال کے بعد انسانی ضمیر کے ساتھ تمسخر کرتے ہوئے اندرا عبداللہ گٹھ جوڑ کے ذریعہ اقوام متحدہ کی تمام قراردادوں کو پاؤں تلے روند ڈالا اور اپنے وعدوں سے انحراف کا اعلان کر دیا۔

یہ تو واضح اور صاف بات ہے کہ پاکستان کا موقف سراسر حقائق اور انصاف پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے جہاں بھارتی لیڈروں نے اس سلسلہ میں قدم قدم پر رنگ بدلے وہاں پاکستان کو اس بارہ میں کبھی بھی کسی تبدیلی کی ضرورت پیش نہیں آئی اور جو بھی حکومت یا اپوزیشن قائم ہوئی وہ اسی موقف کو دہراتی چلی گئی کہ:

"کشمیر اصل میں کشمیریوں کا ہے۔ اس کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے صرف اور صرف کشمیر کے عوام ہی حقدار ہیں دوسرا کوئی بھی اپنا فیصلہ ان پر ٹھونسنے کا مجاز نہیں"۔

اور خود بھارت کی کانگرس نے بھی اس موقف کو اپنا لیا تھا۔ جیسا کہ بھارتی اخبار کا بیان ہے۔

"کشمیر کو اپنا فیصلہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے کشمیر ہندوستان میں شامل ہو یا پاکستان میں ایسا اعلان کرنے کا اختیار تو خود کانگرس نے بھی اسے دے رکھا ہے ۔ ۔ ۔ اور کانگرس اب بھی اس سے منکر نہیں ہو سکتی"

(پربھات جالندھر ۹ مئی ۱۹۵۲ء)

پس پاکستان کسی سے خیرات نہیں مانگتا۔ وہ تو بنیادی انسانی حقوق کا واسطہ دیکر اقوام متحدہ والوں سے وہی کچھ چاہتا ہے جس کا وعدہ ہندوستان سمیت تمام دنیا نے کشمیریوں سے کر رکھا ہے۔ زیر نظر مضمون میں ہم پاکستان کے موقف کے حق پر ہونے کے دلائل پیش کرنے کے خواہاں نہیں۔ بلکہ ہم نے اس لئے قلم اٹھایا ہے کہ دنیا پر واضح کر سکیں کہ خود بھارت میں بسنے والوں نے وقتاً فوقتاً اس بارہ میں کیا رائے دی ہے اور وہ اصل میں ان کے ضمیر کی آواز ہے۔

بھارت کی کشمیر سے دلچسپی کی وجہ

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ بھارت کے حکمران زبان سے خواہ کچھ بھی کہیں دل سے انہوں نے ابھی تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا اور کشمیر کے مسئلہ کا الجھاؤ بھی ان کے دل کی اسی کیفیت کا آئینہ دار ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کشمیر سے بھارت کو کیوں دلچسپی ہے؟ جبکہ بھارتی لیڈروں نے جس اصول کی بناء پر ملک کی تقسیم تسلیم کی تھی اور پاکستان وجود میں آیا تھا اسے خود بخود پاکستان میں شامل ہو جانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ وہاں مسلمانوں کی واضح اکثریت تھی اور وہ دل سے پاکستان سے الحاق چاہتے تھے نیز وہ پاکستان سے ملحقہ بھی تھا۔

چنانچہ مشہور سکھ لیڈر جناب تارا سنگھ جی نے ایک مرتبہ کشمیر کے مسئلہ سے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"جس اصول کی بناء پر کانگرس نے تقسیم تسلیم کی ہے۔ اور ملک تقسیم کروایا ہے۔ اس کی بنا پر کشمیر پاکستان ہے کیونکہ وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔"

(رسالہ سنت سپاہی اپریل ۱۹۵۳ء)

لیکن اس کے باوجود جمہوریت کے دعویدار ہندوستانی اکابر صحیح اور جمہوری راستہ اختیار کرنے پر رضامند نہ ہوئے۔ اس کی وجہ بھی ایک ہندوستانی صحافی کی زبان سے سنیئے کہ:

"ہند سرکار کو نہ تو کشمیری ہندوؤں کا درد ہے اور نہ کشمیری مسلمانوں سے دوستی ہند سرکار تو اپنے وقار میں اضافہ۔ اپنے فسادی عنصر کو مطمئن کرنا اور ہمسایہ ملک پاکستان سے زیادہ مضبوط جگہ پر پیر جمانا چاہتی ہے"۔

(پریت لڑی ستمبر ۱۹۴۷ء)

صاف واضح ہے کہ بھارت کے اکابر کشمیر ایسے مسلم اکثریت کے علاقے کو محض اس لئے ہتھیائے ہوئے ہیں کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اس طرح وہ پاکستان سے زیادہ مضبوط جگہ پر اپنے پاؤں جما سکتے ہیں اور اسے اپنے محاصرہ میں لے سکتے ہیں نیز جب چاہیں کوئی بہانہ بنا کر اس کا نقشہ بدل سکتے ہیں ورنہ کشمیر کے ہندوؤں یا مسلمانوں سے اسے کوئی دلچسپی نہیں جیسا کہ خود ایک بھارتی صحافی کا بیان ہے۔

کشمیر پر فوجی یلغار

انتہائی افسوس کی بات ہے پاکستان اور مسلم دشمنی میں بھارت کے بڑے بڑے "قوم پرست" اور مہاتما کہلانے والے بھی خود اپنے اصولوں کو پاؤں تلے روندنے سے دریغ نہیں کرتے رہے ۱۹۴۷ء میں جب بھارت نے کشمیر پر فوجی یلغار کی تو اس وقت ہندوؤں کے اہنسا کے اوتار گاندھی جی نے ہند سرکار کو اس فوجی کارروائی پر شاباش دی۔ چنانچہ بھارت کی راجدھانی دلی سے شائع ہونے والے ایک اخبار کا بیان ہے کہ

"۱۹۴۷ء کے آخر میں مہاتما گاندھی جی نے کہا کہ آزاد ہندوستان کی فوجیں کشمیر کو ۔ ۔ ۔ خالی کرنے کے لئے جموں کی طرف سے تیزی سے بڑھ رہی ہیں"

ہندوستانی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی کہا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب ہندوستانی مسلح فوجیں جموں و کشمیر بھیجی گئیں تو اس وقت حکومت ہند کو اس کام میں مہاتما گاندھی جی کی بھی پوری تائید حاصل تھی،،

(شیر پنجاب دہلی گورونانک نمبر ۱۹۵۸ء)

مشرقی پنجاب کے مشہور و معروف کانگرسی لیڈر گیانی گورمکھ سنگھ جی مسافر کا بیان ہے کہ:-

مجھے اس کا علم نہیں تھا کہ قبائلیوں کے مقابلہ کے لئے کشمیر میں ہندوستانی فوجیں بھیجنے کی اجازت مہاتما گاندھی جی نے کب دی تھی۔ لیکن ادھر ادھر سے سن کر میں نے زور سے ہنستے ہوئے اس بارہ میں ان سے دریافت کیا۔ جواب میں ایک ایسی مسکراہٹ تھی جو بہت گہری سوچ اور مایوسی کے بعد لبوں پر آتی ہے۔

(ہفت روزہ قومی ایکتا دہلی قومی سنگٹھن نمبر ۱۹۶۵ء)

یاد رہے کہ بھارت کے اہنسا کے اوتار "عدم تشدد کے پوجاری" سیکولرازم کے دلدادہ" بھارت کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی نمائندگی کے دعویدار" کانگرس کے روح رواں" پوری گاندھی جی ہیں جنہوں نے ہٹلر کی لڑائی کے وقت انگریزوں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ گولی کا جواب گولی سے نہیں عدم تشدد سے دیں۔ مگر جب کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی کا مسئلہ سامنے آیا تو انہیں اپنا عدم تشدد کا اصول سرے سے بھول گیا۔ اور انہوں نے ہند سرکار پر زور دیا کہ وہ کشمیر کے خلاف فوجی کارروائی کرکے اس پر قبضہ جمالے۔ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کی دشمنی میں خود ہی اپنا عدم تشدد کا اصول بھی پاؤں تلے روند ڈالا۔ محض اس لئے کہ ہندوستان کے پاؤں پاکستان کی بارڈر پر مضبوط جگہ پر جم سکیں اور ادھر سے اپنے محاصرہ میں لیا جاسکے۔

پاکستان کا شروع سے ہی یہ موقف رہا ہے کہ کشمیر کے جھگڑے کا منصفانہ حل یہی ہے کہ کشمیریوں کو موقعہ ملنا چاہیئے کہ وہ اپنی آزادانہ رائے سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرسکیں۔ چنانچہ اس بارہ میں ایک بھارتی رسالہ کے دل کی آواز ہے کہ

"کشمیر کا منصفانہ حل اسکی سرحدوں پر یا اندر اندر دھڑا دھڑا فوجوں کے جمع کرنے میں نہیں بلکہ اس میں ہے کہ دونوں ملکوں کی فوجیں بستر بوریا لپیٹ کر اپنے اپنے گھر واپس چلی جائیں اور کشمیریوں کو امن و امان میں خود انتخاب کرنے کا موقعہ دیا جائے۔۔ ۔۔۔ فوجوں کے بل پر فیصلہ کروانے والی حکومتوں کی نیت درست نہیں ہوسکتی"

(رسالہ پریت لڑی ستمبر ۱۹۵۱ء)

چونکہ جمہوریت کے علمبردار" اور سیکولرازم کے دعویدار" بھارتی حکمران خوب جانتے ہیں کہ کشمیر کی آزادانہ رائے شماری کا فیصلہ کسی صورت میں بھی ان کے حق میں نہیں ہوسکتا۔ اسی وجہ سے وہ اس موت کے پیالہ کو حیلوں بہانوں سے ٹالتے جارہے ہیں۔ اس بارہ میں مشہور و معروف سکھ لیڈر جناب ماسٹر تارا سنگھ جی کا یہ بیان ہے کہ:-

"ہماری سرکار لاکھ بار کہے کہ کشمیر کی آبادی کشمیر کا الحاق ہندوستان سے کرنا چاہتی ہے لیکن کسی غیر جانبدار کو اس بات کا یقین دلانا مشکل ہے مجھے تو یہ یقین ہے کہ ہماری سرکار اور ہمارے پریس کا پراپیگنڈا بالکل بے اثر ہے۔ کم از کم مجھے تو یقین ہے کہ اگر کشمیر میں آزادانہ رائے شماری ہو تو کشمیر کی رائے شماری کا نتیجہ پاکستان کے حق میں ہوگا۔

(پربھات جالندھر ۹ جولائی ۱۹۵۲ء)

نیز ایک مرتبہ ایک بھارتی اخبار نے یہ بیان کیا تھا:-

"ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان اس بات پر فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہے کہ کشمیر میں رائے شماری کروائی جائے .... رائے شماری کی بات تو بڑی اپیل کرتی ہے مگر اس کا نتیجہ تو کشمیر پاکستان کے حوالہ کر دینا ہوسکتا ہے۔

(اجیت جالندھر ۱۲ مئی ۱۹۶۴ء)

ایک مرتبہ ایک بھارتی ودوان پروفیسر ست بیر سنگھ کچھ طالب علموں کو ساتھ لیکر کشمیر کی سیر کو گئے تھے۔ واپسی پر انہوں نے اپنے سفر کے تاثرات پر مبنی ایک مضمون لکھا جو بھارت کے مختلف اخباروں میں شائع ہوا۔ اس میں ایک مقام پر انہوں نے بیان کیا کہ:-

"ہر کسی کشمیری مسلمان کو ذرہ بھر کرید و اندر سے پاکستان کی تصویر دکھائی دیتی ہے"

ہفت روزہ گرج دہلی ۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء
روزنامہ اکالی پتر کا جالندھر ۲۶ جولائی ۱۹۶۸ء
ہفت روزہ ایکتا دہلی ۲۲ جولائی ۱۹۶۸ء

الغرض یہ حقیقت ہے کہ بھارت کے "جمہوریت پسند" "قوم پرست" "سیکولرازم کے دعویدار" ہندو حکمران کشمیر کے جھگڑے کا جمہوری حل اسلئے نہیں چاہتے اور اپنے وعدوں اور یو این او کی قراردادوں کو پس پشت ڈال رہے ہیں کہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اس طرح کشمیر ان کے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور وہ پاکستان کو محاصرہ میں نہ لے سکیں گے۔ ورنہ اگر فی الحقیقت کشمیر کے عوام دل سے بھارت کے ساتھ ہیں۔ تو اسے فوراً کشمیر میں آزادانہ رائے شماری کروا کر اس جھگڑے کا مستقل جمہوری حل کر دینا چاہیئے۔

مرزا غلام مصطفیٰ صاحب آف گوجرہ کا ذکر خیر

مکرم رانا سعید احمد صاحب غازی ربوہ

ہمارے ماموں محترم مرزا غلام مصطفیٰ صاحب سات فروری ۸۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ دھرمکوٹ بگہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا فخر حاصل تھا۔ آپ سلسلہ کی خدمات کے لئے ایک شیدائیانہ اور دلیرانہ جذبہ رکھتے تھے نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کے پابند تھے۔ اور ایک نمایاں خوبی آپ کی یہ تھی کہ بچپن سے آپ نے تہجد کی نماز شروع کی اور وفات تک ساری زندگی میں شاید ہی کوئی ناغہ ہوا ہو۔ آپ دین کے لئے مالی قربانیوں میں ایک نمونہ تھے۔ سارے چندے باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ نیز موصی تھے مرض الموت سے قبل سارا حساب بیباق کر دیا تھا۔ بڑے عرصہ تک جماعت احمدیہ گوجرہ کے سیکرٹری مال رہے۔ بڑی خندہ پیشانی اور ذمہ داری سے اس فریضہ کو ادا کرتے رہے علاوہ ازیں ہر جماعتی عہدہ اور خدمت کو سعادت سمجھ کر ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ دعوت حق کے لئے فدایانہ جذبہ رکھتے تھے۔

آپ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے علاقے اور شہر میں بڑا اثر و رسوخ تھا لوگ آپ کی نیکی اور دیانت کی وجہ سے احترام کرتے تھے ایک عجیب امتیازی خوبی آپ کی یہ بھی تھی کہ آپ نماز کا وقت ہو جانے پر کپڑا کھلا چھوڑ کر چلے جاتے بتایا کرتے تھے کہ زندگی میں صرف ایک بار ادھر کپڑا گم ہوا تھا۔ اور وہ بھی بعد میں مل گیا تھا۔

گذشتہ ہنگاموں میں آپ کی کپڑے کی دکان جلا دی گئی۔ پہلے ہی معدہ کے السر (جرمی ایلما) سے بیمار تھے۔ اس صدمہ کو بھی نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ ایک سال تک صاحب فراش رہے۔ نہایت صبر و رضا سے ان ایام کو بسر کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی جنتوں کی بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی بیوی اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

ہمدردانہ مشورہ - کامیاب علاج

تبخیر معدہ پرانی کھانسی خارش چنبل بواسیر دائمی نزلہ و زکام
دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل

تاریخ امتحان ۲۱/۲۳ مارچ ۱۹۷۵ء

نصاب: ۱- ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۵ نصف آخر۔
۲- آیت خاتم النبیینؐ کی تشریح قرآن و حدیث کی روشنی میں۔
۳- حدیث لا نبی بعدی کا مفہوم۔

نوٹ ۱: تمام زعماء/ زعماء اعلیٰ کی خدمت میں گذارش ہے کہ حسب فیصلہ شوریٰ ۱۹۷۱ء تمام اراکین انصار اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسالہ "بنیادی معلومات" میں مندرج مضامین کو اچھی طرح ذہن نشین کریں اور اس کا امتحان دیں۔

۲: تمام زعماء/ زعماء اعلیٰ ضلع جھنگ و کراچی سے گذارش ہے کہ آپ کے حلقہ میں تعلیم القرآن کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ پر ڈالی ہے۔ اس ذمہ داری کو کماحقہٗ ادا کرنا آپ کا اوّلین فرض ہے۔

مندرجہ بالا ہر دو امور کے بارے میں تسلّی بخش انتظام کر کے مرکز کو جلد از جلد مطلع کریں۔
(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ملکی اور ملّی خدمت کے بہترین ایّام

مجھے قوی امید ہے کہ زعماء کرام انصار اللہ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی نئے پودے لگا کر ملکی اور ملّی خدمت کی بھرپور کوشش کر رہے ہوں گے۔
(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پاکستان ایئر فورس کی مختلف برانچوں میں مستقل کمیشن

اکاؤنٹس - ADMINISTRATIVE AND SPECIAL DUTIES اور MAINTENANCE AND EQUIPMENT کے سلسلہ میں انٹرویو کی آخری تاریخ ۲۵؍ اپریل ۱۹۷۵ء مقرر ہے۔
کمیشن ملنے پر پائیلٹ افسر۔ فلائنگ افسر۔ فلائٹ لیفٹیننٹ۔ سکواڈرن لیڈر۔ ونگ کمانڈر۔ گروپ کیپٹن۔ اس کے لئے تعلیمی قابلیت۔ عمر۔ تنخواہ اور جس جس جگہ مختلف شہروں میں انٹرویو ہوگا ان کی تفاصیل و دیگر کوائف کیلئے دیکھیں "نوائے وقت" مورخہ ۲۶/۲/۷۵
(ناظر تعلیم)

اعلان مطالعہ کتب

ماہ مارچ کے مطالعہ کے لئے کتاب "شہادۃ القرآن" مقرر کی گئی ہے۔ تمام قائدین اس کتاب کا خدام سے مطالعہ کروائیں۔
کتاب کی قیمت ۱/۲۵ روپیہ ہے۔
مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مایوس و لاعلاج مریض
تفصیلی علامات مرض لکھ کر سستا اور کامیاب ہومیوپیتھک علاج کروائیں!
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور اینڈ ہسپتال
رحمت بازار۔ ربوہ

اعلان دار القضاء

مکرم محمد حسین صاحب ولد چوہدری یوسف علی صاحب ساکن چک نمبر ۱۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹/۱۰ واقع محلہ دارالیمن مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم غلام محمد صاحب اور عبدالحمید صاحب کے نام الاٹ ہیں۔
میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ۔ (۲) فضل حسین صاحب پسر۔ (۳) سکینہ بی بی صاحبہ دختر۔
استدعا ہے کہ والد صاحب مرحوم کا حصہ مرحوم کے تمام وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲)

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ معرفت زینت ٹینٹ ہاؤس سینما روڈ صادق آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات ۶و۷/۳۶ واقع محلہ دار العلوم شرقی مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) نصیر احمد صاحب (۲) زبیدہ بیگم صاحبہ (۳) ناصرہ بیگم صاحبہ (۴) بشریٰ بیگم صاحبہ (۵) طاہرہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔
استدعا ہے کہ پلاٹس مذکورہ بالا تمام وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔
(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرے ایک عزیز محمد یعقوب صاحب کی بچی ۲۲؍ فروری کو پیدائش سے چند گھنٹے بعد فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں نعم البدل سے نوازے۔ آمین
(عبد الحمید مبشر قائد خدام الاحمدیہ خلیل آباد کالونی۔ کوٹلی آزاد کشمیر)

۲- عزیزم برادرم عبد اللطیف صاحب آف منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کا لڑکا ۹؍ فروری ۱۹۷۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین
(حکیم محمود احمد معلّم وقفِ جدید جماعت احمدیہ چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور)

گمشدہ بالی

ایک عدد سونے کی بالی ۲۰؍ فروری کو محلہ دار الصدر غربی سے منڈی جاتے ہوئے کہیں راستہ میں گر گئی ہے۔ جس کو ملی ہو حسب ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں:-
(چوہدری سلیم احمد کوٹھی ۱/۱۲ محلہ دار الصدر غربی الف نزد الفیض فلیٹس۔ ربوہ)

جانوروں کے
اپھارہ کا موسم
زوروں پر ہے
اکسیر اپھارہ کا سٹاک ہر زمیندار کے پاس ہونا بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے
اپھارہ غائب۔ فی پیکٹ ۱/-
درجن یا زیادہ پر ۱/۴ کمیشن۔ حیوانات کی مجرب ادویات کا رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر مجلس کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک ضرور مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ مغرب میں رُونما ہونے والے رُوحانی انقلاب کی خوشکن جھلک

ایک امریکن احمدی خاتون کے ایمان افروز مکتوب کا ترجمہ

تبلیغِ اسلام کے ضمن میں جماعتِ احمدیہ کی اَنتھک مساعی کے نتیجہ میں مغربی ممالک میں رفتہ رفتہ جو خوشکن روحانی انقلاب رُونما ہو رہا ہے اُس کا کسی قدر اندازہ ایک امریکن احمدی خاتون مسز خدیجہ صاحبہ کے حالیہ مکتوب سے لگایا جاسکتا ہے۔ ہماری یہ مخلص احمدی بہن جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزمرّہ زندگی میں اسلامی احکام پر کماحقّہ عمل پیرا ہیں موٹر کار چلانے کا لائسنس حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ امریکہ کی جس ریاست کی وہ رہنے والی ہیں وہاں کے قانون کی رُو سے لائسنس پر درخواست دہندہ کا فوٹو چسپاں ہونا ضروری ہے۔ ہماری یہ بہن اسلامی پردہ کی سختی سے پابند ہونے کے باعث نقاب اُلٹ کر فوٹو اُتروانے کے لئے تیار نہ تھیں جس پر متعلقہ محکمہ نے لائسنس جاری کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے ہمّت نہ ہاری۔ معاملہ افسرانِ بالا تک لے گئیں اور بالآخر متعلقہ محکمہ کو پردہ کے اسلامی شعار کے پیشِ نظر اپنا مطالبہ واپس لینا اور آپ کی منشاء کے مطابق لائسنس جاری کرنا پڑا۔ اِس امر کا ذکر موصوفہ نے اپنے مکتوب محررہ ۱۳ رفروری ۱۹۷۵ء میں کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے انگریزی خط کے متعلقہ حصّہ کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"یہ خیال کرتے ہوئے کہ ریاست کے قانون سے جس کے تحت موٹر کار چلانے کے لائسنس پر فوٹو کا چسپاں کرنا ضروری ہے اپنے مذہبی معتقدات پر عمل پیرا ہونے کے حقوق مجروح ہوتے ہیں مَیں نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی کانگریس کے ایک نمائندے، ریاست کے ایک نمائندے اور ایک قانون دان سے کہا کہ وہ اِس بارہ میں اپنی آراء سے مطلع کریں۔ ان کا جواب حوصلہ افزا تھا۔ امریکہ کی شہری آزادی کی یونین (امریکن سول لبرٹیز یونین) نے مجھے مزید حوصلہ دلایا۔

۱۳ رستمبر ۷۴ء کو مَیں نے ریاست اوہایو کے گورنر کو خط لکھا جس میں مَیں نے واضح کیا کہ مَیں پردہ کیوں کرتی ہوں اور کیوں مجھے اسے ترک کرنے پر مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔ مَیں نے یہ بھی لکھا کہ بیورو آف موٹر وہیکلز پردہ کی وجہ سے میرے لائسنس کی تجدید کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

گورنر کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہونے پر مَیں نے ۵ رنومبر کو گورنر کے دفتر سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا۔ گورنر کی سیکرٹری نے مجھے بتایا کہ میرا خط فائل میں موجود ہے اور یہ کہ ان کا ایک نمائندہ مجھ سے مل کر اِس بارہ میں بات کرے گا۔ ایک گھنٹہ کے اندر اندر مسٹر فل ہینڈرسن تشریف لائے۔ انہوں نے جواب میں تاخیر اور اس کی وجہ سے لاحق ہونے والی پریشانی پر معذرت کی۔ انہوں نے مجھے بیورو آف موٹر وہیکلز میں دوبارہ جانے اور وہاں سے لائسنس حاصل کرنے کی ہدایت کی۔

۸ رنومبر کو مَیں نے پردہ میں رہتے ہوئے اپنا لائسنس حاصل کیا۔ الحمدللہ۔"

دُعائے نعم البدل

ربوہ۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم مولوی محمد دین صاحب شاہد فاضل مربّی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر (حال دارالعلوم ربوہ) کا بچّہ عزیز فاتح الدین چند روز کی مختصر علالت کے بعد پونے چار سال کی عمر میں مورخہ ۲۴ رفروری ۱۹۷۵ء بروز سوموار رات ساڑھے نو بجے وفات پا گیا۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا اِلیہ راجعون۔

وفات کے وقت بچّے کے والد محترم مولوی صاحب موصوف ڈیوٹی پر تربیتی دورہ پر ڈیرہ غازیخاں تشریف لے گئے ہوئے تھے اور بچّے کی وفات کے تیسرے روز واپس تشریف لائے۔ ان کے لئے اور ان کی اہلیہ اور دیگر عزیز و اقارب کے لئے یہ صدمہ صبر آزما ہے۔

مورخہ ۲۵ رفروری بعد نماز مغرب مسجد گولبازار کے نزدیک محترم شیخ خورشید احمد صاحب شاد فاضل صدر عمومی ربوہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں میّت کو قبرستانِ عام میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بچّے کے غمزدہ والدین، ننھے ننھے بھائی بہنوں اور دیگر لواحقین کو یہ صدمہ صبر و استقلال سے برداشت کرنے کی ہمّت عطا کرے اور محترم مولوی صاحب موصوف کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالباری قیّوم ایم۔اے۔ ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸۔۲۹۔۳۰ رمارچ ۱۹۷۵ء (مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ رامان ۱۳۵۴ ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

نمائندگان کی اطلاعات بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ رمارچ مقرر کی گئی ہے۔ امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس بات کا اہتمام فرما دیں کہ جماعتوں میں باقاعدہ حسبِ قواعد انتخاب ہو کر نمائندگان کی اطلاعات ان کی وساطت سے ۱۰ رمارچ تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

سپاسِ تعزیت

(محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتِ احمدیہ ضلع لائلپور)

خاکسار کی دختر کی وفات پر دوستوں اور رشتہ داروں نے جس ہمدردی کا اظہار کیا ہے خاکسار ان سب کا ممنون ہے۔ اور خطوں اور تاروں سے ظاہر ہے کہ ہماری جماعت کی ہمدردی بفضلِ خدا ایسی ہے کہ

چو عضوے بدرد آورد روزگار ❊ دگر عضوہا را نماند قرار

خاکسار نے ہر ایک دوست کے خط اور تار کا جواب دینے کی کوشش کی ہے لیکن بعض خطوط میں پورا ایڈریس درج نہیں ہے اِس لئے خاکسار تمام دوستوں کا دل سے شکرگزار ہے اور دعا کا خواستگار رہے۔

خاکسار

شیخ محمد احمد مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور

گلی وکیلاں لائل پور شہر

ایک دلچسپ اَدبی مقالہ

انشاء اللہ العزیز ۵ رمارچ بروز بدھ ۴½ بجے شام مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی جامعہ احمدیہ ہال میں اپنا مقالہ بعنوان "اُردو کو پروان چڑھانے والی گود" پیش فرمائیں گے۔ ادبی ذوق رکھنے والے احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

دانتوں کی کامیاب علاج گاہ

ماسخورہ، دانتوں کا ہلنا، دانتوں سے خون یا پیپ آنا، چائے یا پانی کا گرم سرد لگنا اور دانت درد کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے

نیز

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں

شریف ڈینٹل کلینک

آف چنیوٹ

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ۔ فون ۵۴۳

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنے مختلف نام مثلاً حسن محمود۔ خالد محمود یا حسن محمود یوسف وغیرہ ظاہر کرتا ہے ناظر امور عامہ یا پرائیویٹ سیکرٹری کی جعلی مُہریں لگا کر اور جعلی دستخط کر کے رقوم بٹورتا پھرتا ہے۔

حُلیہ درج ذیل ہے:۔

رنگ گندمی۔ دُبلا پتلا جسم۔ ہاتھ اور سینہ پر جلے ہوئے کا نشان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

درخواستِ دعا:۔ مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور کی بچّی گزشتہ تین ماہ سے بہت بیمار ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچّی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور درازیٔ عمر عطا کرے۔ آمین